سوال

(289) نماز تراویح کا عشاء کے بعد پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز تراویح کا اصل وقت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان فرمائیں۔ آج کل ہمارے ہاں حفاظ کرام عشاء کے فوراً بعد نماز تراویح پڑھاتے ہیں۔ کیا محمد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کے فوراًبعد نماز تراویح پڑھا کرتے تھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہو کہ صلاۃ اللیل ، قیام اللیل ، صلاۃ التہجد اور صلاۃ الوتر ایک ہی نماز کے متعدد نام ہیں اور اسی نماز کو رمضان المبارک میں قیام رمضان ، صلاۃ رمضان اور صلاۃ تراویح کہا جاتا ہے اس نماز کا وقت نماز عشاء سے فراغت سے لے کر صبح صادق تک ہے چنانچہ مشکوٰۃ میں بحوالہ مسلم موجود ہے :

«عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ا ﷺ مَنْ خَافَ اَنْ لاَيَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَه وَمَنْ طَمِعَ۔ اَنْ يَقُوْمَ آخِره فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلاَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ» رواہ مسلم باب الوتر المجلد الاول ص395

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی کو یہ خوف ہے کہ وہ آخری رات کو اٹھ نہیں سکتا وہ پہلی رات میں وتر پڑھ لے اور جس کو یہ طمع ولالچ ہے کہ وہ آخری رات کو لٹھے گا وہ آخری رات کو اٹھ کر وتر پڑھے بے شک رات کے آخری حصہ کی نماز حاضر کی گئی ہے یہ افضل ہے''

مشکوٰۃ میں اسی صفحہ پر بحوالہ متفق علیہ درج ہے :

«وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ ا ﷺ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِه وَآخِرِه ، وَانْتَهٰى وِتْرُه اِلَى السَّحَرِ» متفق علیہ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رات کے ہر حصے میں رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھا۔ رات کے شروع میں ، درمیان میں ، آخر میں اور آپ کے وتر کی انتہاء سحری تک تھی''

نیز مشکوٰۃ میں بحوالہ متفق علیہ مذکور ہے :

«عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ ا عنہا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَفْرُغَ مِنْ صَلاَۃِ الْعِشَائِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُسَلِّمُ مِنْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ» (الحدیث) باب صلاۃ اللیل الجلد الاول ص373

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''نبی ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے درمیان سے لے کر فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے ہر دو رکعتوں میں سلام پھیرتے تھے اور ایک وتر پڑھتے''

الحدیث'' یادرہے یہ حدیث اس سیاق کے ساتھ بخاری میں نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص228

محدث فتویٰ